روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 133 | جمعرات 13 صفر المظفر 1418ھ 19 احسان 1376ہش 19 جون 1997ء

قبولیت دعا کے واسطے اضطراب شرط ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔ وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بے ہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رحیمیت کے مفہوم میں نقصان کا تدارک کرنا لگا ہوا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ اگر فضل نہ ہوتا، تو نجات نہ ہوتی۔ ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے سوال کیا کہ یا حضرت! کیا آپؐ کا بھی یہی حال ہے۔ آپؐ نے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ ہاں۔ نادان اور احمق عیسائیوں نے اپنی نافہمی اور ناواقفی کی وجہ سے اعتراض کئے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ یہ آپؐ کی کمال عبودیت کا اظہار تھا جو خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو جذب کر رہا تھا۔ ہم نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے اور متعدد مرتبہ آزمایا ہے، بلکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ جب انکسار اور تذلّل کی حالت انتہا کو پہنچتی ہے اور ہماری روح اس عبودیت اور فروتنی میں بہہ نکلتی ہے اور آستانہ حضرت واہب العطایا پر پہنچ جاتی ہے تو ایک روشنی اور نور اوپر سے اترتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک نالی کے ذریعے سے مصفا پانی دوسری نالی میں پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 131)

تذلّل ایسا اختیار کرو گویا تم جھوٹے ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں
"سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو"
پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی۔ یہ جو انا کا معاملہ ہے 'انا جو حائل ہو جاتی ہے دوبارہ تعلقات کے قیام کے لئے اس کو توڑنے کے لئے اس سے اچھا کوئی رستہ نہیں ہے اور میں نے خود بھی اس کو استعمال کر کے دیکھا ہے' دوسروں کو بھی استعمال کروایا ہے بہت ہی اعلیٰ درجے کا نسخہ ہے۔ یہ نہیں فرمایا سچے ہو کر جھوٹے ہونے کا اقرار کرو۔ اب سچے ہو کر جھوٹا ہونے کا اقرار کیسے ہو سکتا ہے۔؟ اگر انسان سمجھ رہا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں تو پھر اس کے لئے حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ کہنا کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو ایک ہی معنے رکھ سکتا ہے دوسرا معنی اس میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس کا یہ معنی ہو نہیں سکتا کہ سچے ہو تو جھوٹ بول کر اپنے آپ کو جھوٹا کہو۔ اور کئی لوگوں کو اس فقرے کا مفہوم نہ سمجھ آنے کے نتیجے میں واپسی کا رستہ ہی نہیں پھر یاد رہتا۔ وہ کہتے ہیں ہم کیسے کہیں کہ ہم جھوٹے ہیں۔ یہ نہیں کہنا کہ ہم جھوٹے ہیں، تذلل ایسا اختیار کرو گویا تم جھوٹے ہو۔ تو اچھا جو بھی ہے ہمیں معاف کر دو، قصور ہمارا ہی سہی۔ اب یہ کہنے کا طریق ہے، یہ تو جھوٹ نہیں ہے۔ اچھا چھوڑو اس جھگڑے کو، جو پرانی باتیں ہیں ان کو طول نہ دو ختم کرو چلو میں ہی جھوٹا سہی یہ جب کہتے ہیں "میں ہی جھوٹا سہی" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے جھوٹے رنگ میں اپنے جھوٹ کا اقرار کیا ہے۔ یہ ایک طرز کلام ہے اور چھوٹے چھوٹے بعض لفظ زبانوں میں بہت ہی مفید اور کار آمد الفاظ ہوتے ہیں تو ہلکا سا Twist دیدیں بات کو جو بدی کی خاطر نہیں بلکہ نیکی کی خاطر ہو تو اس سے معاملے حل ہو جاتے ہیں۔

ابھی کل ہی ایک شخص کی طرف سے معافی کا خط ملا ہے جس نے اپنی عمر کا ایک لمبا عرصہ اخراج میں ضائع کر دیا اس بحث میں کہ نہیں میں سچا ہوں اس لئے میں کیسے معافی مانگوں اور ہر دفعہ اصرار۔ میں نے کہا پھر اگر تمہارا یہ اصرار ہے تو بیٹھے رہو اسی پہ' دلائل اور گواہیاں کہتی ہیں تم جھوٹے ہو اور تمہیں اصرار ہے اپنے سچ پر اور تم کہتے ہو میں پھر کیسے معافی مانگوں۔ آخر خدا نے اس کو عقل دی اس نے جب دوبارہ معافی مانگی تو جو امور عامہ کے کارکن ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ اسی شرط کے ساتھ مانگ رہے ہو۔ اس نے کہا نہیں اب میں نے کافی دیکھ لیا ہے اس کا

باقی صفحہ 7 پر

نکاح و رخصتانہ

○ مکرم بشارت احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ چنیوٹ ابن مکرم چوہدری احمد خان صاحب ساکن پوڑانوالہ ضلع گجرات کا نکاح بہمراہ شکیلہ باسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الباسط صاحب ربوہ کے ساتھ مبلغ۔/30'000 روپے حق مہر پر مورخہ 97-4-2 کو ایوان محمود میں محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ تین اپریل کو دولہا کے برادر اکبر مکرم چوہدری نیاز علی صاحب نے اپنے گاؤں پوڑانوالہ میں ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ہیڈ ماسٹر چوہدری محمد بشیر صاحب چھینہ صدر محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 17- جون 1997ء صبح بعمر 51 سال وفات پا گئے۔ جنازہ بیت المبارک میں بعد مغرب محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد و مرکزیہ نے پڑھایا آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ ایک ماہ قبل موصوف کی والدہ محترمہ وفات پا گئی تھیں اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی تھی۔ موصوف اور ان کی والدہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

آسامی خالی ہے

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں (میل اپریٹس نرس) نرسنگ ٹریننگ برائے (مرد) کی ایک آسامی خالی ہے۔ اس کی کوالیفکیشن میٹرک سائنس اے گریڈ ہے۔

خواہشمند طلباء اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 26- جون 1997ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

19- احسان 1376 ھش   19- جون 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پالیتے ہیں' اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلّل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے' تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے' تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا' صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے' جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحا اور اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔

○ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں' جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے' اسی طرح وہ لوگ جو عبادات الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے' کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا' تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے' مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں' تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ' مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان' حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔

○ میں کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ امداد باہمی اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔ تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح صدا دیتے ہیں؟ نہیں (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔

○ سنو! وہ دعا جس کے لئے (مجھے پکارو میں جواب دوں گا) فرمایا ہے۔ اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں' تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ (احکام دینیہ) نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ' اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ (نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

○ میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے' تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔ (-) فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرما دیا ہے۔ (-) (ایمان والوں) کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور (-) اللہ (ایمان والوں) پر کافروں کو راہ نہیں دیتا' اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے' ورنہ عرب تو نرے لکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اسے نظر آجائے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

مانگتے ہیں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا حصول
بن پڑا جو کچھ' کیا' تُو کر قبول
جانتے ہیں ہم کہ تو ستّار ہے غفّار ہے
عاجزی ہے نوعِ انساں کی ترقی کا حصول
سب سے بہتر اور آساں ہے صراطِ مستقیم
کیوں بھٹک کر اپنے سر پر ڈال لیں راہوں کی دھول

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ ارشاد فرمودہ 25۔نومبر 1994ء میں اپنے اعمال سے حسین معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے سلسلے میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

اب غور کر کے دیکھیں کن کن جگہوں پر ہم ٹھوکر کھاتے ہیں ان ان جگہوں پر بچنے کے لئے سائن بورڈ لگادئے اور تقویٰ کا ایک معنیٰ بچنا بھی ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہاں ٹھوکریں ہیں کہاں خطرناک موڑ ہیں کہاں گڑھے ہیں کہاں اور قسم کے خطرات تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ اس زندگی کے سفر میں میرے بیان کردہ سائن بورڈز یا جو نشان لگادئے گئے ہیں ان کو غور سے دیکھنا اور ان کے خلاف عمل نہ کرنا ورنہ خود نقصان اٹھاؤ گے۔

پھر فرمایا ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے (-) بھائی کی تحقیر کرے۔ (-) تین چیزیں دوسرے (-) پر حرام ہیں۔ اس کا خون' اس کی آبرو' اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (-) فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو' دوسرے کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو' ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو' اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

تو اس میں وہ تمام خطرات بیان فرمادئے گئے جو عموماً معاشرے کا امن بگاڑنے پر منتج ہوتے ہیں' کا محرک بنتے ہیں' کی وجہ بن جاتے ہیں۔ اور اتنا کھول کھول کر بیان فرمادیا گیا ہے کہ اگر ہم اپنے معاشرے میں یعنی احمدی معاشرے میں اس حدیث کی روشنی میں اپنے اعمال کی نگرانی شروع کریں تو سب سے پہلے یہ صدمہ پہنچے گا دیکھ کر کہ ابھی بہت کچھ سیکھنا اور بہت کچھ کرنا ہے۔ کیونکہ ان میں بہت سے ایسی باتیں جو عام طور پر اچھے نیک لوگوں میں بھی کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی مرتبے تک پائی جاتی ہیں اور جب وہ جڑ موجود رہتی ہے تو جب وقت آتا ہے' جب موسم بدلتا ہے تو اس جڑ سے پھر وہ فساد کا خبیث پودا نکلنا شروع ہو جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے یہ ساری جڑیں بیان فرمادی ہیں اور ضروری نہیں کہ یہ ہر وقت ہر ایک کو دکھائی دیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز ایسی ہے جس میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ سر اٹھائے اور نہایت ہی خبیث درخت بن جائے جس کے پھل سے جنتیں جہنموں میں تبدیل ہو سکتی ہیں وہ شجرہ ممنوعہ ہے ہر ایک ان میں سے جس کے بعد جنتوں کے امن اٹھ جایا کرتے ہیں تو ہم نے تو دنیا کے حالات تبدیل کرنے ہیں اور جنت اپنے معاشرے میں پیدا کئے بغیر ہم کیسے کسی کو بلا سکتے ہیں۔ اس لئے بحثوں کے بھی کچھ وقت ہوتے ہیں۔ اختلافات کو دلیلوں سے حل کرنے کے بھی موسم ہوا کرتے ہیں لیکن آج کل جو دور ہے اس میں سب سے زیادہ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے ایک ایسا حسین معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کریں کہ وہ دیکھیں اور انہیں محسوس ہو کہ جنت ہے تو یہاں ہے اور اس میں آئے بغیر انہیں تسکین نہ ہو' انہیں امن میسر نہ آئے۔

یہ وہ باتیں ہیں جو محض کوئی فرضی اوپر کے دائرے میں دوڑنے والی باتیں نہیں ہیں۔ یہ روزمرہ کی زندگی میں ہر گھر میں ہونے والی باتیں ہیں جن کے متعلق میں آپ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ ایسی باتیں ہیں جن کا نہ بڑے شہروں سے تعلق ہے' نہ تعلیم یافتہ سوسائٹیوں سے تعلق ہے۔ ہر انسان کی ہر زندگی سے خواہ وہ گلیوں میں پلنے والا بچہ ہو' خواہ وہ محلوں میں پالا پوسا جانے والا لال ہو' ہر ایک سے برابر کا تعلق ہے۔ ہر غریب سے غریب سے بھی تعلق ہے' امیر سے امیر گھر سے بھی تعلق ہے۔ پس غور سے سن لیں کہ یہ وہ چیزیں کہ جن سے ہمیں باز رہنے ہو گا باز آنا پڑے گا ورنہ نہ ہم جنت حاصل کر سکتے ہیں نہ دنیا کو جنت دینے کے دعویدار بن سکتے ہیں۔

فرمایا' بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بدظنی ایک ایسی چیز ہے جو بسا اوقات ہمارے معاشرے میں اتنی پائی جاتی ہے کہ بدظنی کے بعد پھر اور کہانیاں بنتی چلی جاتی ہیں اور انسان کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کیا' یوں کیا ہو گا اور بعض دفعہ آدمی حیران رہ جاتا ہے ایک اس سلسلہ میں تحقیق میں نے کی۔ ایک شخص نے ایک ایسی بات کسی کے متعلق بیان کی جو میرے علم میں تھی کہ بالکل جھوٹ ہے اور جب میں نے جواب طلبی کی تو عجیب و غریب خط آیا کہ اس نے جو فلاں بات کی تھی اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یوں کی ہو گی۔ اس کا اثر فلاں شخص پہ جو میں نے کہا تھا پڑا ہے وہ اس لئے لکھا تھا کہ اس شخص کا میں نے اندازہ لگایا کہ جب یہ بات ایسی کی ہے اور اس وجہ سے کی ہو گی تو جب یہ دوسرے کو پہنچی ہو گی تو اس کا یہی رد عمل ہوا ہو گا۔ اس لئے میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اب دیکھیں یہ سارا' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بدترین جھوٹ ہے۔ بناء ہی استدلال کی جھوٹ پر ہے۔ اول تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس نے کس نیت سے بات کی تھی۔ پھر یہ کیسے پتہ چلا کہ دوسرا آدمی جس کے متعلق بات تھی اگر اسے پہنچی بھی ہو تو وہ بھی اسی ٹیڑھی سوچ کے ساتھ سوچے گا جس سے تم نے سوچا اور وہی نتیجہ نکالے گا جو تم نے نکالا ہے۔ اور پھر نہ یہ تحقیق کی کہ اسے پہنچی بھی ہے کہ نہیں اور پھر ایک اور تیسری منزل بنا لی فلاں شخص کے متعلق میں نے سوچا کہ یہ اثر اس پر پڑا ہو گا اور خلاصہ یہ نکالا کہ یہ واقعہ ہو گیا۔ ایسا بے ہودہ طریق ہے جو آنحضرت ﷺ کی کھلی نصائح کو ترک کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے کے نتیجے میں ہماری سوسائٹی میں رفتہ رفتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو ظن ہے یہ میں بتا رہا ہوں ایسے لوگوں کا جن کے متعلق توقع ہے کہ وہ عالم دین بھی ہیں اور معاشرے میں ایک بڑا مرتبہ اور مقام رکھتے ہیں وہ بھی اس قسم کی بیہودہ باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

پھر فرمایا ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اب بہت سے جھگڑے ہمارے پاکستان سے آئے ہوئے بسنے والوں میں خصوصاً جرمنی میں جو پائے جاتے ہیں اس میں ایک بڑی وجہ دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں لگے رہنا ہے۔ ایسی بیہودہ عادت ہے اور اس کا اصل میں اگر مزید تجزیہ کریں تو اس کی وجہ یہ بنتی ہے کہ ایک انسان جب دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھے اور خود اچھا بننے کی صلاحیت یا طاقت نہیں ہے کہ نیکی میں اس سے آگے بڑھ سکے تو اس کی ٹانگ کھینچ کے اپنے سے نیچا کرنے کی جو خواہش ہے وہ ہے جو ٹوہ لینے پر منتج ہوتی ہے کہ اچھا وہ ہمیں پتہ ہے جیسا بنا پھرتا ہے جیسے معاشرے میں عزت ہے چلو ہماری تو نہیں مگر ہم اس کی ایسی بات نکالیں گے کہ سارے معاشرے میں کہہ سکیں گے کہ یہ ہے وہ شخص اصل حقیقت یہ ہے۔ اور جو بدنیتی سے ٹوہ لگاتا ہے اس کی ٹوہ میں اور اس کے نتیجوں میں ظن لازماً شامل ہوتا ہے اور بدظن شامل ہوتا ہے جو ظن کی مکروہ شکل ہے اور پھر تجسّس کر کے اس کے عیب اگر نکالتا بھی ہے تو اس کو خدا (-) نے حق ہی نہیں دیا ہے اس عیب کو دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ بغیر تجسّس کے بھی آپ کے علم میں جو بات آتی ہے دین حق کے معاشرے میں آپ کو کوئی حق خدا نے نہیں دیا کہ آپ اس بات کو اچھال کر عوام الناس میں پھیلائیں۔ جو اولوالامر ہیں۔ جن کے سپرد نظام کیا گیا ہے ان تک باتیں پہنچانا فرض ہے لیکن اتنی ہی باتیں جو سچی ہوں لیکن عوام الناس میں ان باتوں کی تشہیر تو شروع ہی سے منع ہے بلکہ بعض صورتوں میں بڑی سخت سزا دی گئی ہے۔ ایک صورت میں تو اسی کوڑے کی سزا ہے ایسے شخص کے لئے قطع نظر اس کے کہ یہ واقع ہوا ہو گا کہ نہیں ہو گا۔ کلام الٰہی نے جو شرط لگائی ہے ان شرائط پر چونکہ وہ بیان کرنے والا پورا نہیں اترتا اور اس نے ناحق تشہیر کی ہے ایک بات کی اس لئے اسے اسی کوڑے تک کی سزا مقرر فرمادی گئی ہے۔ چھوٹی موٹی باتوں میں جہاں سزا نہیں ہے وہاں تو لوگ بے دھڑک ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ٹوہیں لگاتے' اندازے لگاتے' پھر چسکے لینے کے لئے سوسائٹی میں وہ باتیں پھیلاتے اور اس کے نتیجے میں سارے معاشرے میں وہ زہر گھول دیتے ہیں۔

فرمایا اچھی چیز ہتھیانے کی بھی حرص نہ کرو اور دیکھیں ان دونوں باتوں کو اکٹھا جوڑ دیا ہے۔ تجسّس اور اچھی چیز کو' اور یہی وہ نفسیاتی نکتہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا کہ کسی کی اچھی چیز ہے جو اس کے پاس ہے تمنا یہ ہے کہ وہ مجھے ملے خواہ عزت ہو یا کوئی اور دنیا کا مقام ہو یا کوئی مال و دولت وغیرہ قسم کی چیز ہو۔ کسی بھائی کو اچھا دیکھا جائے اور یہ تمنا ہو مجھے مل جائے میں اس سے لے لوں میری ہو جائے یہ ہے جو پھر کئی طرح سے اس سے انتقام لینے پر انسان کو آمادہ کرتی ہے

ایک اچھی بات

خدا کا فضل اور رحمت جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے وہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس ہوتا ہے۔

اور ایک انتقام کا طریق یہ ہے کہ اس کی برائیاں ڈھونڈو اور اسے معاشرے میں پھیلاؤ۔

فرمایا حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر تمہارے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔ ہر بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں (-) ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے۔ اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر کوئی تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوتے ہیں وہ حسد ہیں۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں وہ حسد نہیں ہے (-) رشک سے منع نہیں فرمایا ہے اور حسد کی پہچان یہ ہے اور ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔ جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں تو اپنے دل میں ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم پہنچا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ خطرہ موجود ہے اور اگر خوشی ہے تو پھر آپ شوق سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں اور وہ فائدہ یہ بیان فرمایا ہے "فاستبقوا الخیرات" اور یہ رشک کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا اگر تمہیں کوئی اچھا لگتا ہے تو اس خوبی میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو یہ منع نہیں ہے یہ رشک کی پیداوار ہے۔ حسد کی پیداوار یہ ہے کہ اس کی خوبی کو برائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ خواہ سچ ہو یا جھوٹ ہو اور مقصد دونوں صورتوں میں اوپر آنا ہے۔ اب موازنہ کر کے دیکھیں دونوں صورتوں میں آخری نتیجے کی نیت ایک ہی ہے کہ میں اوپر ہو جاؤں اس سے۔

فرمایا ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تمہاری فطرت کی پیاس بجھے گی اور اچھے طریق پر بجھے گی اور وہ ہے اونچے بے شک ہو' اونچے ہونے سے منع نہیں فرمایا گیا کہیں بھی انسانی فطرت کے طبعی جذبات کو غلط قرار نہیں دیا کیونکہ یہ خدا کی پیداوار ہے' خدا نے پیدا کیا ہے ان چیزوں کو' ان کے برمحل استعمال کا نام اعلیٰ خلق ہے۔ ان کے برمحل استعمال کا نام نیکی ہے' تو تمنا تو ہے کہ میں اونچا ہوں بھائی سے لیکن اس کی نیکی میں اس کو شکست دے کر اعلیٰ درجے کی نیکی حاصل کر کے بے شک آگے بڑھ جاؤ لیکن اس کی اچھائی کو برائی میں تبدیل کر کے یا ایسی برائی اس میں ڈھونڈ کر جو اس میں ہے ہی نہیں اور وہ بیان کر کے یا برائی ڈھونڈ کر جو اس میں ہے پھر اس کی تشہیر کر کے جو کام تم کرو گے وہ حسد کے نتیجے میں ہے اور (کلام الٰہی) اس کی اجازت نہیں دیتا۔

پھر فرمایا حسد نہ کرو' دشمنی نہ رکھو۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حسد پہلے بھی کھول کر بیان کر چکا ہوں۔ حسد بنیادی طور پر کسی دشمنی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور یہ مزید پہچان ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر کسی کی خوبی اس کو

باقی صفحہ 5 پر

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی وفات پر قرار داد تعزیت

مجلس عاملہ لجنہ ربوہ

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ مورخہ 22 مئی 1997ء کو اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں۔

ہم کارکنات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ، صدرات حلقہ جات اور جملہ ممبرات ربوہ آپ کی وفات پر دلی افسوس اور رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت امام الثانی کی حرم محترم تھیں اور خاص مقاصد اور خدائی بشارت کے ساتھ حضرت صاحب کے عقد میں لائی گئی تھیں۔

حضرت سیدہ مکرمہ ایک نیک، متقی، خدا ترس اور راست باز خاتون تھیں حضرت امام جماعت الثانی کی طویل علالت میں ان کی بے انتہاء خدمت کی اور اس کو بھی اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔

دینی خدمت کا بہت شوق رکھتی تھیں اور اس مناسبت سے لجنہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہیں اور جب تک صحت نے ساتھ دیا اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو نہایت احسن طور پر نبھایا۔ تقریر اور تحریر میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ باذوق ملنسار خاتون تھیں۔ تربیت اور خدمت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔

آپ بے حد دردمند اور محبت بھرا دل رکھتی تھیں۔ اور مخلوق خدا، غریبوں مسکینوں اور بے کسوں کا سہارا بنتیں۔

آپ کی جدائی تمام جماعت کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ ہم غمگین دلوں کے ساتھ حضرت امام جماعت الرابع، جملہ اقربا، خاندان حضرت بانی سلسلہ آپ کے بھائی اور ہمشیرہ صاحبہ سے دلی تعزیت اور رنج کا اظہار کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محبت کرنے والی عظیم خاتون کے درجات کو بلند سے بلند کرے۔ آپ کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔
آمین

ہم ہیں
ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ

مجلس عاملہ انصار اللہ اسلام آباد

مجلس عاملہ انصار اللہ اسلام آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ 97-5-29 میں مکرمہ محترمہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو جماعت میں مہر آپا کے نام سے مشہور تھیں کی وفات پر جو مورخہ 97-5-22 کو ہوئی دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

1947ء کے قیام پاکستان کے بعد آپ نے دینی خدمات میں نمایاں حصہ لینا شروع کیا چنانچہ 1950ء اور 1951ء میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری خدمت خلق اور تربیت اصلاح کی خدمات انجام دیں۔ اور کچھ عرصہ نائبہ صدر کے عہدے پر بھی فائز رہیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا کی ایک نمایاں صفت غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی اور مہمان نوازی تھی۔ آپ کی زندگی دین حق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں وقف رہی۔ آپ بہت نیک متقی اور راستباز خاتون تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات ہر لحہ و ہر آن بڑھاتا رہے۔ آمین

جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت الثانی کی وفات حسرت آیات کی خبر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر کے تمام اراکین نے نہایت رنج واندوہ اور صدمے کے ساتھ سنی آپ کا بابرکت رشتہ حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبروں کی روشنی میں طے پایا تھا۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے خاندان میں خاتون مبارکہ بن کر داخل ہونے کی سعادت ملی۔ آپ جماعت کی خواتین سے تہ دل سے محبت کرتی تھیں۔ ان کا دکھ اور درد بٹاتی تھیں۔ جماعت کی خواتین آپ کی بے حد مداح تھیں۔ آپ کی رحلت سے جماعت میں ناقابل تلافی خلاء پیدا ہوا ہے۔

لجنہ مبارک آباد سندھ

ہم ممبرات لجنہ مبارک آباد سندھ حضرت سیدہ مہر آپا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں ہمارے دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہیں۔

یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

پیاری آپا جان بہت نیک ملنسار ہر ایک سے محبت و شفقت کرنے والی ہستی تھیں۔ اگرچہ آپ صاحب اولاد نہیں تھیں لیکن حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بہو ہونے کے ساتھ امام جماعت کی والدہ ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ اور آپ پوری جماعت احمدیہ کی ماں کہلائیں۔ ہم خدا کے حضور ملتجی ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو موصوفہ کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کر۔ پیارے آقا اور خاندان کو صبر کی توفیق دے۔ اور ہم سب کو پیاری آپا کی حسین سیرت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

جماعت احمدیہ ساہیوال

حضرت سیدہ مہر آپا کا اصلی نام بشریٰ بیگم تھا۔ وہ سید عزیز اللہ شاہ پسر حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ اپریل 1919ء کو بمقام جہلم اپنے ننھیال میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا نکاح 24 جولائی 1944ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے ہوا۔ اس رشتہ کی تائید اللہ تعالیٰ نے سیدہ موصوفہ کے والد محترم سے کی اور بعدہ خود حضرت امام جماعت الثانی نے رویا میں سنا کہ "مہر آپا کو بلاؤ" اسی طرح سیدہ موصوفہ کو مہر آپا کے نام سے پکارا جانے لگا۔ آپ کا جنازہ غائب مورخہ 97-5-23 مکرم ملک محمد مستقیم صاحب نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو ان کے نیک و بزرگ شوہر کی رفاقت میں اپنے قرب میں جگہ دے۔ درجات بلند فرمائے اور اس نفیس مطمئنہ راضیہ کو جنت کے اعلیٰ مقام میں ٹھکانا عطا فرمائے۔ آمین

مجلس انصار اللہ برطانیہ

ممبران مجلس انصار اللہ برطانیہ کے لئے یہ افسوسناک خبر دلی رنج و غم کا موجب ہوئی کہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ (سب سے چھوٹی) حرم محترمہ حضرت امام جماعت الثانی مورخہ 22 مئی 1997ء ربوہ میں وفات پاگئیں۔

حضرت سیدہ محترمہ کو یہ اعزاز حاصل تھا۔ کہ آپ کے بارے میں حضرت امام جماعت الثانی کو ایک رویا میں یہ خبر دی گئی تھی کہ "ایک فرشتہ آواز دے رہا تھا کہ مہر آپا کو بلاؤ۔ جس کے معنے ہیں محبت کرنے والی آپا" چنانچہ اس رویا کے مطابق جماعت احمدیہ میں حضرت سیدہ "مہر آپا" کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔

جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن لاہور

اراکین جماعت احمدیہ حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی وفات پر گہرے صدمے اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی بشارت کے نتیجہ میں حضرت امام جماعت الثانی کے حرم میں 1944ء میں داخل ہوئیں اور رویا کے نتیجہ میں آپ کو مہر آپا یعنی محبت کرنے والی آپا کا خطاب ملا حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات کے بعد آپ کے بچوں کی دیکھ بھال کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں نبھایا لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں بطور سیکرٹری خدمت خلق، سیکرٹری تربیت و اصلاح، جنرل سیکرٹری و نائبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر خدمات بجا لاتی رہیں۔ سب سے بڑھ کر امام الثانی کی بیماری میں آپ نے جو خدمت کی وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی، اور مہمان نوازی آپ کے زریں اوصاف تھے آپ نہایت متقی راستباز اور مخلص خادمہ سلسلہ تھیں مرتے دم تک آپ کی ساری زندگی دین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف رہی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آپ کے درجات ہر لحہ اور ہر آن بڑھاتا رہے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ بہاولپور ضلع و شہر

مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور ضلع و شہر کا یہ اجلاس حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات کے بعد میاں طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع) اور ان کی ہمشیرگان کی نگہداشت جس محبت اور پیار سے کی اس کا ذکر حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے جرمنی میں تعمیر ہونے والی 100 بیوت الذکر میں ان کا چندہ جب تک ان بیوت میں عبادات ادا کی جاتی رہیں گی ان کی یاد دلاتا رہے گا۔

ممنون احسان

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور، حال ملتان لکھتی ہیں:-

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

آپ نے میرا خط شائع فرما کر اور نکتہ دانوں کو جو صلائے عام دی اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آمین نکتہ دانوں نے بہت اچھا لکھا اور ساتھ "عمدہ لکھنے" اور "زور قلم کے زیادہ ہونے" کی دعا نے حوصلہ افزائی کی تو خدا تعالیٰ کے فضلوں اور عنایات کو دیکھ کر شکر کے جذبات سے آنکھیں نم ہو گئیں میں ان محترم نکتہ دانوں کی "ممنون احسان" ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی یہ میری راہنمائی فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے آمین۔

کیا امید کروں کہ آپ یہ چند سطور بذریعہ الفضل ان کرم فرماؤں تک پہنچادیں گے؟

میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو

میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں۔ اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں۔ بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔ اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم مبشر- وزیر آباد

ممنونِ احسان

کچھ عرصہ سے "ممنون احسان" کے موضوع پر مختصر سے ہلکے پھلکے مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ بہت اچھے لگتے ہیں۔ کہ ایک محسن جس نے ایک انسان پر محض للہ احسان کیا۔ اس کا ذکر خیر آپ کی وساطت سے ہزاروں انسانوں تک پہنچا۔ اور پھر اس محسن کے لئے ان گنت لوگوں کی ان گنت دعائیں اس کے احسان کے بدلے میں جزائے خیر کے طور پر اس کو عطا ہوئیں۔ زندگی میں ہر انسان کو کسی مشکل موڑ پر کوئی نہ کوئی محسن مل جاتا ہے۔ جو خدائے رحمان کی طرف سے عطیہ ہوتا ہے۔ میری زندگی میں بھی بے شمار محسن آئے۔ مگر آج جو واقعہ میں آپ کو لکھ کر بھیج رہی ہوں۔ یہ واقعہ شاید ان تمام واقعات سے مختلف اور انوکھا ہے ایک عظیم احسان ہے جو کہ ایک غریب الوطن غریب انسان نے اپنے ہی جیسے سفید پوش اور متوکل انسانوں پہ کیا۔

وزیر آباد کی جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص اور معمر بزرگ جن کا نام مکرم مولوی حکیم شمیم احمد صاحب تھا۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے بیماروں کا علاج کیا کرتے تھے۔ مگر سب لوگ حکیم صاحب ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ نہایت سادہ لباس میں ملبوس سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اردو زبان میں نہایت شستہ لہجہ میں گفتگو فرماتے تھے۔ تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان کے یو۔پی کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد وزیر آباد میں آگئے۔ اور یہاں کے ہی ہو کر رہ گئے۔ مادر وطن میں لوٹنے والوں میں رشتہ داروں میں صرف ان کا بھائی ہی تھا۔ مگر چونکہ جماعت سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے حقیقت میں پاکستان میں وہ اکیلے ہی تھے۔ جماعت کے سب افراد ہی ان کے رشتہ دار اور عزیز تھے۔ کسی مہربان نے آپ کی شادی کسی قریبی گاؤں میں کروادی۔ بیوی کی ایک بیوہ بہن ایک نابینا بھائی بھی ساتھ آیا۔ اور وہ دونوں تادم آخر حکیم صاحب کے ساتھ ہی رہے۔ بیت الذکر احمدیہ کے قریب ہی ایک چھوٹے سے کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ یہ چار افراد پر مشتمل کنبہ سالہا سال سے اس مکان میں سفید پوشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

حکیم صاحب نے گھر کے ایک کونے میں زمین پر ہی ہومیو پیتھک دوائیوں کی چھوٹی بڑی شیشیاں سجا رکھی تھیں۔ بس یہی ان کا کلینک تھا۔ جن بیمار افراد کے پاس ڈاکٹروں اور حکیموں کی ادائیگی کے لئے بھاری رقم نہ ہوتی۔ مجبور ہو کر حکیم صاحب کے پاس وقت بے وقت آجایا کرتے تھے۔ کافی عرصہ پہلے بیت کے نزدیک حکیم صاحب کی ایک ذاتی دوکان ہوا کرتی تھی جہاں پہ وہ مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ جو کہ بروقت مرمت نہ ہونے کی وجہ سے آخر کار زمین بوس ہو گئی۔ معاشی تنگی آڑے آئی۔ اور یہ چاہتے ہوئے بھی دوکان کی مرمت نہ کروا سکے۔

آخر کار احباب جماعت کے مشورہ سے دوکان بیچ کر روپے بینک میں جمع کروا دیئے۔ اور یہی معمولی رقم ان کی کل کائنات تھی۔

حکیم صاحب مختصر سی علالت کے بعد دسمبر 1995ء میں وفات پا گئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ نے وفات سے قبل اپنی بیوہ کو وصیت فرمائی۔ کہ وصیت کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ رقم بیوت الحمد کی مد میں جمع کروا دینا۔ اس دنیا میں میں خود تو ذاتی مکان سے محروم رہا۔ ہو سکتا ہے میرے جیسا ایک محروم میری اس رقم سے ایک ذاتی مکان حاصل کر کے اپنے بچوں کے ساتھ خوش و خرم رہے تو اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین مجھے آخرت میں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

چنانچہ ان کی نیک اور وفا شعار بیوی نے ایسے ہی کیا۔ اور پچھلے دنوں خاموشی سے رقم ربوہ لے جا کر خود ہی بیوت الحمد کی مد میں جمع کروا آئیں۔

یہ مضمون ایک تو حکیم صاحب کی درجات کی بلندی کی تحریک کے لئے لکھا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت میں ذی استطاعت لوگوں کی کمی نہیں۔ مگر کسی بھی وجہ سے وہ جو اس مد میں چندہ جمع کروانے سے محروم ہیں۔ شاید حکیم صاحب کے بے لوث جذبہ سے متاثر ہو کر متوجہ ہوں۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہوگا۔ جس کا اجر حکیم صاحب جیسے عظیم اور بے لوث محسن کو جزائے خیر کے طور پر ملتا رہے گا۔

یادرفتگان

اقبال اختر سکنہ کیلے ضلع شیخوپورہ

محترمہ ریشم بی بی صاحبہ

میری امی مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب جن کو ہم سب اماں جی کہا کرتے تھے بعمر 70 سال 27 اور 28 ستمبر 1996ء کی درمیانی شب ہم سے جدا ہو گئیں۔

ان کا جسد خاکی شیخوپورہ سے ربوہ لے جایا گیا بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی گئی۔

باتھ روم میں گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی فیصل آباد ہسپتال میں لے جا کر اپریشن کروایا۔

والدہ صاحبہ جو ایک بہادر بلند حوصلہ اور باہمت خاتون تھیں۔ آپ نے ساری زندگی مشکلات کا سامنا بڑے صبر اور حوصلے سے کیا۔

خدا ترس بہت تھیں اپنی عبادات اور ریاضات کا خاص خیال رکھتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازا اور اپنے فضل سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ جن کی تربیت کا کام بھی خدا کے فضل سے باحسن نبھایا۔

اپنے بچوں کے مرحلہ وار رشتے طے کرنے کا وقت آیا تو ہمیشہ صاف گوئی اور حقیقت سے کام لیا۔ کہا کرتی تھیں کہ پوری زندگی کا نبھا ہوتا ہے کسی کو دھوکہ میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ ایک دوسرے سے چھپانا کچھ نہیں چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر موقع پر خدائی مدد ان کے شامل حال رہتی تھی۔

آپ کا بیٹا قائد ضلع شیخوپورہ ہے ہمارے بڑے بھائی جان نے عین جوانی کے عالم میں وفات پائی تھی آپ احمدیت کے مخلص فدائی اور بہت بڑے داعی الی اللہ تھے 1988ء میں فوت ہوئے ان کی وفات بھی اماں جی کے لئے بہت بڑا سانحہ تھی۔ یہ صدمہ بھی اماں جی نے بڑے صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا والد صاحب کو 1954ء میں احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی کہ کچھ عرصہ بعد والدہ صاحبہ نے بھی بیعت کر لی۔ پھر 1980ء کے بعد دادا جان نے ہر چیز سے بے دخل کر دیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور احمدیت کی برکت سے چند سالوں کے بعد ہی آسودگی کے دن آگئے۔

ہم لوگ شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ سوائے ہمارے گھرانہ کے کسی بھی اور رشتہ دار کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق نہ ہوئی۔

ہمارے ابا جان نے گاؤں میں دو اور گھرانوں کو خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل کیا۔

ابا جان اخلاص کے پیکر اور سلسلہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ امامت سے وابستگی عشق کی حد تک تھی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی لہٰذا ہمارا گھرانہ کسی بھی طرح دنیاوی ہوس کا نمونہ نظر نہ آتا تھا۔ سادہ صاف ستھرا پر سکون گھر تھا جس میں نیک اور پاکیزہ ہستی امی جان۔

ہمارے گھر میں امی جان کا وجود بڑا بابرکت تھا۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

خدا کی کوئی عطا کسی انسان کو تکلیف دیتی ہے تو اس کے نتیجہ میں حسد تو پیدا ہوگا مگر حسد پہچان ہے دشمنی کی۔ ایسا شخص اس کا بھائی نہیں ہے بھائی کہلاتا بھی ہے تو بھائی والی محبت دل میں موجود نہیں بلکہ بنیادی طور پر اس سے کچھ عداوت ہے تو فورا فرمایا حسد نہ کرو دشمنی نہ رکھو (-)

"بے رخی نہ برتو" دشمنی تو اس سے ہے لیکن اس کے اظہار مختلف ہیں اور کچھ نہیں تو ایک اظہار یہ بھی فرمایا کہ انسان اس سے بے رخی برتنے لگ جاتا ہے اور بے رخی کمزور سے بھی برتی جاتی ہے اور اپنے سے بڑے سے بھی برتی جاتی ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے (-) سمجھا رہے ہیں اور اسے یوں سمجھنا چاہیئے۔ اس سارے تعلق میں آپ کے کسی اچھے سے تعلقات کی باتیں ہو رہی ہیں اور اس کے نتیجے میں جو آپ کے دل میں رد عمل پیدا ہو رہے ہیں ان کے تذکرے ہیں اس پر بے رخی انسان کیسے برتتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ بسا اوقات اچھا دیکھ کر دل ایسا کڑھتا ہے کہ اس سے انسان تعلق ہی توڑ لیتا ہے اور یہ بھی ایک تکبر کا اظہار ہے کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں اس کی۔ ہم اس کی طرف پیٹھ پھیر کے ادھر چلے جاتے ہیں اور، خصوصاً پنجاب کے شریکوں میں جو روایتی طور پر ہمارے زمیندارہ خاندانوں اور آپس کے تعلقات میں پایا جاتا ہے یہ بہت ہی نمایاں چیز ہے۔ ایک اپنی بڑائی اور انا کا ایک یہ طریق ہے۔ ہوگا وہ لکھ پتی' اپنے گھر ہوگا' ہمیں اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں' ہم اس کی دعوت پہ بھی نہیں جاتے' اس کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دشمنی کے ایک طریق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں بے رخی نہ برتو۔

"جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔ (صاحب ایمان) دوسرے (صاحب ایمان) کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا" اور ہوتا کیا ہے بھائی بھائی پہ ظلم کر رہا ہے آج کل۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باتیں چھوٹی چھوٹی سی ہیں بظاہر ہر ایک کو سمجھ آ رہی ہیں کیوں نہ ہم ایسا کریں اچھی باتیں ہیں مگر کرتا کون ہے۔ بہت کم ہیں جو ان باتوں کی اہمیت کو سمجھتے ہیں کم سے کم جب اپنی زندگی پر ان باتوں کا اطلاق ہوتا ہے تو ساری اچھی باتیں اس وقت دکھائی دینا بند ہو جاتی ہیں اور صرف بری باتیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا "وہ اس پر ظلم نہیں کرتا" حالانکہ بہت سے ایسے جھگڑے میرے پاس پہنچتے ہیں احمدیوں میں بھی کہ بھائی نے بھائی پہ ظلم کیا ہوا ہے۔ جائیدادوں پہ قابض ہو گیا تو پھر چھوڑنے کا نام نہیں لیتا۔ کسی اور رنگ میں فوقیت ہے تو اپنے بھائی کو اس میں کسی طرح شامل نہیں کرتا' اس کی تذلیل کرتا ہے' حقارت سے دیکھتا ہے' اور اس کے نتیجے میں پھر بہت سے تعلقات بگڑتے ہیں' خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جماعت میں ہمیں جو یکسوئی جو اتفاق چاہیئے' جس کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے اس اتفاق سے ہم محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ جو جھگڑے ہیں یہ کسی ایک ملک سے وابستہ نہیں ہیں ہندوستان میں بھی ہیں' بنگلہ دیش میں بھی ہیں' دوسرے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں اور جہاں جہاں یہ پائے جاتے ہیں افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں وہاں جماعت کی ترقی رک جاتی ہے۔ تو ایک چھوٹی سے بات کا اتنا بڑا گندا نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کے نتیجے میں ساری جماعت کا نقصان ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ساری دنیا کا نقصان ہوتا ہے کیونکہ جن کو (دعوت الی اللہ) پہنچنی چاہیئے تھی آپس کے اختلافات کی وجہ سے وہ آگے نہیں پہنچ رہی۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی میں فوج کے اقتدار پر قبضہ کرنے کا خطرہ

ترکی میں سیاسی بحران آئے دن سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔ فوج، اسلام پسند وزیراعظم نجم الدین اربکان کی مخالفت میں کھل کر سامنے آچکی ہے۔ اور اب ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے سیکولرزم کی علم بردار اور وزیراعظم اربکان کی حلیف سیاسی جماعت مدر لینڈ پارٹی کی سربراہ وزیر خارجہ مسز تانسو چیلر بھی مسٹر اربکان سے عدم تعاون کی پالیسی پر عمل پیرا ہو چکی ہیں۔

ترکی کے سیاسی بحران میں اختلاف کی وجہ نظریات کا واضح تصادم ہے۔ وزیراعظم اربکان خالص اسلامی ذہن رکھتے ہیں اور مغرب اور امریکی کی حمایت نہیں کرنا چاہتے جبکہ مسز تانسو چیلر اور فوج مغربی ذہن رکھتی ہیں۔ اور اس وجہ سے مغرب اور امریکہ کے حامی ہیں۔ اختلافات کا آغاز فوج کے رد عمل سے ہوا جو کئی معاملات پر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اب مسٹر اربکان اقتدار سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ یہ علیحدگی پہلے ہی طے تھی۔ پہلا ایک سال مسٹر اربکان نے وزیراعظم رہنا تھا۔ اگلے دو سال تانسو چیلر وزیراعظم ہوں گے اور آخری سال پھر اربکان وزیراعظم ہوں گے۔ یہ معاہدہ دونوں پارٹیوں کے درمیان پہلے سے طے پا چکا تھا۔ لیکن اس وقت صورت حال جس موڑ پر پہنچ چکی ہے اس میں دونوں پارٹیوں نے نئے انتخابات پر اتفاق کر لیا ہے۔ اس ساری صورت حال میں فوج کے اقتدار پر قبضہ کر لینے کا خطرہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور عین ممکن ہے کہ کسی دن ترکی کی فوج سیاسی اقتدار کی بساط لپیٹ دینے کا اعلان کر دے۔

مسز تانسو چیلر معاہدے کے مطابق 18۔ جون کو وزیراعظم بنیں گی لیکن سیاسی ماہرین یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہ پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکیں گی۔

ترکی کے بحران کے بارے میں مغربی ملکوں کی قیاس آرائیاں یہی ہیں کہ فوج جلد اقتدار پر قبضہ کر لے گی۔ اس قیاس آرائی کو دراصل مغربی ملکوں کی تمناؤں اور آرزوؤں کے حوالے سے دیکھنا چاہئے۔ مسٹر اربکان کی اسلامی پالیسیوں کے بعد مغربی ممالک یہی چاہتے ہیں کہ فوج اقتدار سنبھال لے تاکہ نہ کوئی سیاسی حکومت رہے نہ اسلام پسندی کا خطرہ لاحق ہو سکے۔ ترک فوج کا کردار واضح ہے۔ ماضی میں بھی اور حال میں بھی ترکی نے عربوں اور اسلام کے مغربی ملکوں سے مفادات کے ٹکراؤ میں عربوں کی بجائے مغربی ملکوں اور امریکہ کا ساتھ دیا ہے۔

○○○

کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کا حکم

انگریزوں کے دور میں عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کیا جاتا تھا کہ حکمران انگریز کم ظلم کرتے تھے اور ان کی طرف سے مقرر کردہ مقامی ہندوستانی باشندے زیادہ ظلم و ستم روا رکھتے تھے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال مقبوضہ کشمیر میں ہے۔

کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ جو کشمیریوں کی طرف سے عام انتخابات کے بائیکاٹ کے نتیجے میں وزارت اعلیٰ کے منصب تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ حریت پسندوں کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ گزشتہ 9 ماہ سے روزانہ 10 سے 15 حریت پسندوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ بھارتی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے رپورٹ دی ہے کہ آزاد کشمیر اور دیگر علاقوں سے متعدد تربیت یافتہ حریت پسند مقبوضہ وادی میں داخل ہو گئے ہیں۔ بھارت نواز کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان احکامات کے جاری ہونے کے بعد بھارتی سیکیورٹی فورسز نے حریت پسندوں کو ختم کرنے کے لئے اپنی کارروائیاں تیز تر کر دی ہیں۔

بھارتی ملٹری انٹیلی جنس کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے والوں میں سے اکثر تربیت یافتہ پاکستانی، افغان اور آزاد کشمیر کے باشندے ہیں۔ ان تربیت یافتہ حریت پسندوں کی آمد کا مقصد کشمیریوں کی آزادی کے حصول کی تحریک میں ان کی مدد کرنا ہے۔ ایک فوجی ترجمان نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ نیشنل کانفرنس کی حکومت کے قیام بعد 500 کے قریب حریت پسند سرحد پار کر کے وادی میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے پاس نہایت جدید ہتھیار ہیں۔ جن میں دور مار راکٹ لانچر اور شارٹ رینج میزائیل بھی شامل ہیں۔ پچھلے نو ماہ سے بھارتی فوج 10 سے 15 حریت پسندوں کو جو روزانہ شہید کر رہی ہے۔ یہ 1994ء کے بعد سے حریت پسندوں کی ہلاکت کا ایک ریکارڈ ہے۔

وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے جو یہ کہا ہے کہ حریت پسندوں کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے یہ دراصل ان کا پوشیدہ احساس کمتری ہے۔ کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ وزیر اعلیٰ کا فوج پر کوئی اختیار نہیں ہے اور مقبوضہ وادی میں اصل اختیارات کی مالک بھارتی فوج اور اس کے جرنیل ہیں۔ ان کی طرف سے فوج کو ایسی ہدایت جاری کرنے کا مطلب یہ تاثر دینا ہے کہ گویا وہ فوج کے حاکم ہیں یا یہ کہ فوجی ان کے ماتحت ہیں۔

○○○

طالبان مخالف حکومت کا اعلان

طالبان کے مخالف اتحاد نے شمالی افغانستان میں حکومت کے قیام اعلان کیا ہے۔ اس وقت ملک کے دو تہائی حصے پر طالبان کا قبضہ ہے جبکہ ایک تہائی حصے پر مخالفوں کا قبضہ ہے۔ اس حکومت کی زیادہ تفاصیل تو علم میں نہیں آسکیں۔ لیکن یہ بتایا گیا ہے کہ اس حکومت میں سابق صدر برہان الدین ربانی بھی شامل ہیں جن کو کچھ عرصہ پہلے طالبان نے کابل سے بھگا دیا تھا۔

اس حکومت کے قیام کا مقصد طالبان حکومت کو تسلیم کئے جانے سے روکنا ہے۔ اور دنیا کو اس مخمصے میں مبتلا کرنا ہے کہ نجانے اصل حکومت کونسی ہے؟ اس لئے بہتر ہے کہ طالبان یا کسی بھی حکومت کو تسلیم نہ کیا جائے۔

تاہم مبصرین کا کہنا ہے یہ حکومت زمین کی بجائے کاغذوں پر ہی ہو گی اور اس کا عملی وجود کسی کو نظر نہیں آئے گا۔

○○○

بھارت نے بنگلہ دیش سے معافی مانگ لی

بھارت نے بنگلہ دیش کی فضائی حدود کی خلاف ورزی پر بنگلہ دیش سے معافی مانگ لی ہے۔ بھارتی دفتر خارجہ کے ترجمان نے یقین دلایا ہے کہ بھارت اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات کرے گا۔ بھارت کا ایک ہیلی کاپٹر جس میں عملے کے دس افراد سوار تھے بنگلہ دیش کی فضائی حدود میں داخل ہو گیا تھا۔ بھارتی وزارت دفاع نے فضائیہ کے طیاروں کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔

گزشتہ چار سالوں میں ایسے واقعات میں 94 جہاز تباہ ہوئے۔ صرف گزشتہ برس 16 جنگی جہاز تباہ ہو گئے۔ 5 سالوں میں 213 فضائی حادثات ہونے کے بعد 1982 میں بھی اسی طرح کی ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی۔

تعلیم کی باتیں

روزنامہ جنگ میں محمد اکرم ثانی ایم۔ اے ایم۔ ایڈ گورنمنٹ ہائی سکول احمد پور ضلع شیخوپورہ کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ ہم یہ مراسلہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں اور ماہرین تعلیم سے گزارش کرتے ہیں کہ اپنے خیالات کا اظہار کر کے بات کو آگے بڑھائیں۔

(ادارہ)

مکرمی! کسی بھی نسل کے مستقبل کا دارومدار نظام تعلیم پر ہوتا ہے اور نظام تعلیم میں اساتذہ کرام کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اگر انہیں معاشرہ میں باوقار مقام دے دیا جائے تو ان کی معاشی خوشحالی سے ہمارے کئی مسائل ازخود ختم ہو جائیں گے تعلیمی ٹاسک فورس اور نئی تعلیمی پالیسی کے لئے چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

(1) ... نصاب کو بامقصد بنا کر روزمرہ زندگی سے متعلق بنایا جائے تھیوری کم اور عملی اقدامات زیادہ شامل کئے جائیں۔

(2) ... مڈل سے ایم۔ اے تک ہر کلاس کے پانچ مضامین دس پرچوں پر مشتمل ہوں ہر پرچے کے نمبر 100 یعنی کل نمبر 1000 ہوں۔

(3) ... برائے میٹرک مطالعہ پاکستان اور اسلامیات تاریخ اسلام کے اہم عنوانات اردو میں شامل کر دیئے جائیں۔

(4) ... میٹرک میں عربی (ترجمہ قرآن و احادیث) اردو، ریاضی لازمی مضمون ہوں جبکہ سائنس کے طلبہ کے لئے انگریزی اور سائنس (فزکس، کیمیا، بیالوجی) دو مضمون اختیاری ہوں جبکہ آرٹس کے لئے ایجوکیشن، سوکس، پنجابی، فارسی، ڈرائنگ اور ہوم اکنامکس میں سے دو مضمون ہوں۔

(5) .... پرچے میں معروضی حصہ 50 فیصد نمبروں کا ہو جبکہ سائنس کے لئے پریکٹیکل کے نمبر 25 مخصوص ہوں۔

(6) ..... معروضی حصہ کے لئے وقت کم دیا جائے اور انشائیہ سے پہلے کروا لیا جائے تو نقل کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔

(7) ... پرچوں میں پاس مارکس 33 فیصد کی بجائے 50 فیصد ہوں تاکہ محنتی طلبہ ہی پاس ہوں اور پھر انہیں آسانی سے داخلہ اور روزگار مل جائے۔

(8) .... ہر سند میں فیصد نمبر درج کئے جائیں تھرڈ ڈویژن ختم کر کے 75 فیصد پر فسٹ اور 50 فیصد پر سیکنڈ قرار دیا جائے۔

(9) .... فرسٹ ائیر کی طرح ہر کلاس کے ہر سال بورڈ یا یونیورسٹی امتحان ضرور لیں۔

(10) ... ایم اے، بی اے، ایف اے، میٹرک، مڈل کے سالانہ امتحان سال کے شروع میں بالترتیب جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی میں لئے جائیں جون جولائی میں مستقل طور پر دو ماہ کی چھٹیاں ہوں جولائی کے آخر تک سب کے رزلٹ کا اعلان ہو سکتا ہے اگست میں داخلے مکمل ہو جائیں اسی طرح ضمنی امتحان بالترتیب جولائی تا نومبر ختم کئے جائیں۔

(11) .... تمام پرائمری سکولز کو آٹھویں تک کا درجہ دیا جائے ثانوی کو بارھویں تک جبکہ کالجوں میں ایم اے تک کا بندوبست کیا جائے۔

(12) .....یونیورسٹی میں صرف ایم ایس سی اور اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

(13) ... پی ٹی سی ختم کر کے ایم ایڈ، بی ایڈ اور سی ٹی کے کورسز دو سالہ کر دیئے جائیں۔

(14) .... اساتذہ کرام کو تعلیمی قابلیت کے مطابق سکیل اور تنخواہیں دی جائیں تاکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کا پرائمری سکولوں کی طرف رجحان ہو۔

(15) ... سٹی الاؤنس ختم کر کے ولیج الاؤنس دیا جائے تاکہ شہروں کی طرف نقل مکانی کی حوصلہ شکنی ہو۔

(16) ... ایم ایڈ اساتذہ کو فوری طور پر 17 واں سکیل وعدے کے مطابق دیا جائے۔

(17) .... اضافی قابلیت پر کم از کم فی کورس زائد ترقیاں دی جائیں۔

(18) ... سائنسی مضامین میں امتحان پاس کرنے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

ان کی ہر ادا' اور ہر حرکت میں ایک صداقت تھی پاکیزگی تھی۔ وہ بہت ہی متوکل علی اللہ تھیں بہت باقاعدگی سے آخری شب کی عبادات ادا کرتیں آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے جو آج ہم آپ کی دعاؤں کا ثمر کھا رہے ہیں۔

جب 1974ء کے فسادات ہوئے اس وقت ہم گاؤں میں رہتے تھے۔ ان حالات میں رات کو خدا کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگتیں ایسے نازک اور ناقابل یقین حالات میں اللہ کا در مضبوطی سے تھامے رکھا اور سب بچوں کو عبادات کی تلقین کرتیں اور خود بھی زیادہ سے زیادہ توجہ دیتیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ پانچ وقت عبادات اور کلام الٰہی ان کی زندگی کا خاصہ تھا خود نمائی کو ہرگز پسند نہ کرتی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں ارفع مقام عطا کرے ان کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 6

والوں کو (ایف ایس سی' بی ایس سی ایم سی وغیرہ) کم از کم خصوصی ترقی دی جائے۔

(19) .... سائنس الاؤنس 200 سے بڑھا کر کم از کم 500 کر دیا جائے....

(20) ... افواج پاکستان' پولیس' اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کو نصف کرایہ کی سفری سہولتیں دی جائیں۔

(21) ... سکیل 22 سے کم کر کے 10 کئے جائیں۔

مجوزہ پے سکیل

پرانے' نئے کم از کم آخری تنخواہ سالانہ سکیل' سکیل' اہلیت بنیادی تنخواہ ترقی

(نان گزیٹڈ)

1-4 1 ان پڑھ 300-1500-150

5-7 2 پرائمری 4000-2000-200

مڈل

8-10 3 میٹرک 5000-2500-250

11-13 4 ایف اے 6000-3000-300

14-15 5 بی اے 7000-3500-350

(گزیٹڈ)

16-17-6 ایم اے 8000-4000-400

18-19 7 ایم اے 9000-4500-450

20- 8 ایم اے 1000-5000-500

21- 9 ایم اے 11000-5500-550

22- 10 ایم اے 12000-6000-600

بقیہ صفحہ 8

○ ایران نے امریکی وزیر دفاع کے عرب ممالک کے دورہ پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ عرب ممالک امریکہ کو فاصلہ پر رکھیں اور اپنے دفاع کے لئے متحد ہو جائیں۔ "امن معاہدہ" کی ناکامی کے بعد امریکہ خلیجی ممالک کے ساتھ دو طرفہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ جارح اور استحصال کرنے والے ملک سے دوستی خسارے کا سودا ثابت ہو

گی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ یوٹیلٹی بلوں میں اضافہ نہیں ہو گا۔ زرعی ٹیکس صوبائی معاملہ ہے۔

○ جمال پور میں نامعلوم دہشت گردوں نے تحریک فقہ جعفریہ بہاولپور کے سابق ضلعی صدر اور سپاہ محمد کے رہنما حافظ ممتاز حسین کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے۔

○ پنجاب میں شدید گرمی کی لہر آئی ہوئی ہے۔ متعدد افراد کے ہلاک اور لو لگنے کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ فیصل آباد میں گرمی سے 4 افراد ہلاک اور درجنوں بے ہوش ہو گئے ہیں سینکڑوں پرندے مر گئے ہیں۔ کاروبار زندگی بھی متاثر ہوا ہے۔

○ نارنگ منڈی میں ڈی ایس پی کے گھر پر انٹی نارکوٹکس فورس نے چھاپہ مار کر لاکھوں روپے کی مالیت کی ہیروئن افیون چرس اور 80 ہزار روپیہ برآمد کر لیا ہے۔

○ حکومت نے واپڈا کو اپنے انتظامی اخراجات پورا کرنے اور نئے ہائیڈرل پراجیکٹس کے لئے رقوم اکٹھی کرنے کے لئے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کی اجازت دے دی ہے۔ اگلے ماہ سے بجلی کے نرخوں میں 25 پیسے فی یونٹ گھریلو اور 50 پیسے کمرشل اضافے کی توقع ہے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ اور بم دھماکوں سے 8 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ ویگن اور ٹرک کے تصادم میں 6 افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے ہیں۔ ٹرک حافظ آباد سے قلعہ دیدار سنگھ پھلو کی موڑ پر ویگن سے ٹکرا گیا تھا۔

○ حکومت نے پنجاب میں سابق دور کے تمام لاء افسر فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ صوبہ پنجاب میں فرقہ واریت دہشت گردی۔ خواتین سے زیادتی اور قتل و غارت کے سنگین مقدمات کی فوری سماعت کے لئے ہر ضلع میں ایک ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سیشن جج نامزد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرمائیں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم' اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

واقفین نو

○ پس تین زبانیں تو کم سے کم ہیں یعنی اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھے تو جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں اس لئے یہ بھی بتانا ہو گا کہ جہاں تم پولش سیکھ رہے ہو یا ہنگرین سیکھ رہے ہو چیکوسلواکین سیکھ رہے ہو یا رومانین سیکھ رہے ہو یا البینین سیکھ رہے ہو ساتھ ساتھ لازماً تمہیں اردو اور عربی بھی سیکھنی ہو گی۔ (خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 89-12-1)

بقیہ صفحہ 1

نقصان' میں جو بھی ہوں مجھے معاف کر دیا جائے۔ میں یہ بحث چھیڑتا ہی نہیں کہ میں سچا تھا کہ جھوٹا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کو معاف کر دیا کیونکہ کسی کو جماعت سے الگ رکھنا تو میرے لئے بھی بڑی تکلیف کا موجب ہوتا ہے لیکن اگر کوئی غلط ضد پہ اڑا رہے تو اس کی غلط ضد کو تسلیم کرنا عفو اور درگزر اور مغفرت کے تقاضوں کے اندر نہیں ہے' وہ اس سے باہر کی چیز ہے۔

(کلام الٰہی) جو مضمون بیان کرتا ہے اس میں شرط ہے کہ عفو کی ایسی صورت میں تب اجازت ہو گی اگر اس کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ اگر اس کے نتیجے میں غلطیاں پھیل جائیں اور غلط اصول قائم ہو جائیں اور فتنے پیدا ہونے شروع ہو جائیں تو پھر عفو کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے لوگ بعض دفعہ میرے ہی خطبوں کے حوالے دے کر مجھے ملزم کرتے ہیں کہ آپ نے تو عفو پر اتنا خطبہ دیا تھا مغفرت کی وہ وہ باتیں کی تھیں' آپ بھول گئے ہیں اب کیوں نہیں کرتے مغفرت سے کام۔ حالانکہ ان کو پتہ نہیں کہ (کلام الٰہی) نے خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی صفات بیان فرمائی ہیں وہ تمام صفات آنحضرت ﷺ کی ذات میں جلوہ گر تھیں اور ان کے درمیان عدل تھا' ان کے درمیان ایک توازن تھا اور اس عدل کو قائم رکھنا لازم ہے۔ ورنہ محض مغفرت کے نام پر اگر آپ ہر بات کو نظرانداز کریں اور ہر بات کو معاف کریں گے تو اس کے نتیجے میں گناہ بہت ہی شوریدہ سر ہو جاتے ہیں وہ باغی ہو کر سارے معاشرے کو برباد کر دیتے ہیں۔ تو ان چیزوں کے درمیان فرق رکھیں اور کبھی رسول اللہ ﷺ کی بعض ناراضگیاں بہت لمبا عرصہ چلی ہیں مگر اس لئے کہ ان معاملات میں آپؐ سمجھتے تھے کہ خدا کی اجازت کے بغیر میں مغفرت سے کام نہیں لے سکتا۔ جب اجازت آئی تو پھر آپؐ نے وہ مغفرت سے کام لیا۔ جہاں ایسا معاملہ نہیں تھا وہاں آپؐ نے بڑے بڑے درگزر اور عفو اور مغفرت سے کام لئے ہیں۔ تو یہ مضامین ایسے ہیں جو توازن کا تقاضا کرتے ہیں اپنی طبیعتوں میں ان باتوں میں توازن رکھئے۔

خبریں

ربوہ : 18- جون- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں اس وقت ہنگامہ کھڑا ہو گیا جب پی پی پی کے پارلیمانی لیڈر سید خورشید شاہ سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو کے جواب سے بھڑک اٹھے اور سپیکر نے ان کا مائیک بند کرا دیا۔ ارکان اسمبلی نے ایک دوسرے کو تمیز سکھانے کی دھمکیاں دیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر سمیت تمام تنازعات کا حل بھارت کے ساتھ پرامن مذاکرات کے ذریعہ چاہتا ہے۔ امید ہے کہ بھارت ہماری پر خلوص کوششوں کا آئندہ 19- جون کو اسلام آباد میں خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر ہونے والے مذاکرات میں مثبت جواب دے گا۔

○ سیکرٹری خارجہ امور شمشاد احمد نے کہا ہے کہ طالبان حکومت تسلیم کرنے پر ہمیں کوئی پچھتاوا نہیں۔ پاکستان افغان دھڑوں میں مذاکرات کا حامی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے مذہبی جماعتوں اور لیڈروں کی اندرون ملک ڈاک سنسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خفیہ ایجنسیاں حرکت میں آگئی ہیں۔ وفاقی حکومت کی اس کارروائی کا مقصد فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پانا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ حکومت نے ایگزٹ کنٹرول کو مذاق بنالیا ہے۔ جس کو چاہے اس میں شامل کرلیتی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے رکن اسمبلی بابر غوری کے دفتر پر حملہ کے بعد جس میں چار کارکن ہلاک ہوئے ہیں کراچی میں ایم کیو ایم کے وزراء۔ اراکین قومی و صوبائی اسمبلی۔ سیکٹروں اور یونٹوں کو اپنے تمام رابطہ دفاتر بند کردینے کی ہدایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ کارکنوں کا قتل نسلی فسادات کرانے کی سازش ہے۔ جب تک حکومت تحفظ فراہم نہیں کرتی دفاتر بند رہیں گے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا بجٹ مکر و فریب۔ ڈس انفارمیشن اور حقائق کے منافی اعداد و شمار پر مبنی ہے یہ بات بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا" قرض بڑھاؤ ملک بگاڑو" بجٹ دیا گیا ہے۔ تین ماہ میں یہ پانچواں بجٹ ہے۔ اگلے سال میں 20 بجٹوں کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خسارہ 206 بلین تک بڑھ جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا پیلی ٹیکسی سکیم احمقانہ تھی۔ قرض وصولی میں حکمران پارٹی کی نمایاں شخصیتیں شامل نہیں۔ سول سروسز شدید بحران کا شکار ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایران نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ 13ویں ترمیم کے بعد ملک میں سیاسی استحکام ہے۔ 1993ء میں میری حکومت کرپشن کے الزام پر ختم نہیں کی گئی تھی انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر حل ہونے تک پاک بھارت تعاون ممکن نہیں۔

○ پاکستان اور بھارت کے سیکرٹریوں کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے دوسرے دور کے لئے ابھی تک کسی ایجنڈا کا تعین نہیں کیا جاسکا۔

○ پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ 34 میں سے 16 کمیٹیوں میں نمائندگی دی گئی ہے باقی ماندہ کمیٹیوں میں بھی شامل کیا جائے۔

○ پنجاب کے ذمے قرضوں کی مالیت 92 ارب روپے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ جس میں 15 ارب 48 کروڑ روپے کے غیر ملکی قرضے بھی شامل ہیں۔ جبکہ وفاقی حکومت سے ترقیاتی پروگراموں کے لئے حاصل کردہ قرضوں کی مالیت 69 ارب روپے سے زیادہ ہے اگلے مالی سال کے بجٹ میں قریباً 15 ارب روپے کے وسائل صرف قرضوں پر سود کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے ہیں۔

○ اقتدار سے باہر 13 جماعتوں نے حکومتی پالیسیاں مسترد کردی ہیں۔ پی ڈی پی آفس میں اجلاس کے دوران رائے عامہ کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں نوابزادہ نصر اللہ۔ نورانی، وٹو، بلخ شیر مزاری سمیت متعدد رہنماؤں نے شرکت کی۔

باقی صفحہ 7 پر

جدید اور روایتی ڈیزائن
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

* Premier Quality Orange Juice obtained from Kinnu & Malta
adcom 319/96
The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.